



سوال

(319) ضرورت کے بغیر طلاق مکروہ ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک شادی شدہ مسلمان نوجوان ہوں میرے بچے ہیں میں نے 1981ء میں شادی کی تھی میں اپنی بیوی سے کامل (بہر پور) محبت و احترام سے پیش آتا ہوں لیکن وہ مجھے ناپسند کرتی اور میرے والدین کو گالیاں دیتی ہے میں نے اسے ہر طرح سے سمجھان کی کوشش کی لیکن وہ سمجھے کے بجائے مجھے جاہل اور غیر مہذب کہتی ہے حتیٰ کہ اب اس نے نماز بھی چھوڑ دی ہے لہذا میں اپنی اس بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس کے اور دونوں بچوں کو حقوق کو ملحوظ رکھتے ہوئے صحیح طریقہ سے طلاق دوں لہذا اس سلسلہ میں میری رہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ضرورت کے بغیر طلاق دینا مکروہ ہے اگر امر واقع اسی طرح ہے جیسے سوال میں مذکور ہے تو پھر اس عورت کو لپٹنے پاس رکھنا خصوصاً جب کہ اس نے نماز بھی چھوڑ دی ہے ناجائز نہیں ہے لہذا اسے طلاق دے دیں جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اسے اس کی ایسی حالت طہارت میں ایک طلاق دیں جس میں اس سے مقاربت نہ کی ہو اس طلاق کے بعد اسے گھر میں رہنے دیں حتیٰ کہ یہ عدت گزار لے اس دوران اسے سامان یعنی لباس اور خرچ وغیرہ بھی دیں بچوں کو اسی کے پاس رہنے دیں حتیٰ کہ یہ شادی کر لے پھر آپ کو حق حاصل ہوگا کہ بچے اس سے واپس لے لیں جب تک بچے اس کے پاس رہیں آپ پر تنگ دستی و خوشحالی کے مابین عام عادت کے بقدر ان کا خرچہ بھی واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَتَّخِلُ اللَّهُ بَعْدَ عَمْرٍأُ يَسْرًا ۚ ... سورة الطلاق

”اللہ تعالیٰ عنقریب تنگی کے بعد کٹائش بچے گا۔“

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتوى
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

کتاب الطلاق : جلد 3 صفحہ 302

محدث فتویٰ